ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

"مرزا قلیچ بیگ کی اردو شاعری کا تعارف اور تنقیدی جائزہ"

"URDU POETRY OF MIRZA KALICH BEG, ITS INTRODUCTION AND CRITICAL APPRECIATION"

Sara Jamali
Assistant Professor Government Girls Degree College Larkana.
Research Scholar, Urdu Department, Sindh University Jamshoro.
Corresponding Author: dr.sarayousuf@gmail.com

Abstract

Mirza Kalich Beg was not only an outstanding literary figure of the Sindhi language, but he was one of Pioneers of introducing Urdu language in Sindh. Much and more has been written about his services rendered for the promotion of Sindhi literature and language, but nothing has been written in details about his position as a poet of Urdu language. In this paper, his services for Urdu language, with special reference to his Urdu poetry, has been highlighted accordingly.

تعارف:

سندھ میں اردو شاعری اور علم و ادب کی ابتدا ملاں عبدالحکیم "عطا" ٹھٹوی کی قلمی کاوشوں کے مابدولت ہوئی۔(1) یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں شاہ جہان کی حکمرانی کی شام ڈھل چکی تھی اور محمد شاہ کی حکمرانی کا آغاز ہو چکا تھا۔ بہ الفاظ دیگر ہے کہ اس وقت گیارہویں صدی کی ابتدا ہو رہی تھی اور یہ مغل دور تھا۔ (2)

1843ء میں فرنگیوں کے ہاتھوں سندھ کی شکست اور نیپئر کی گورنری کے خاتمے کے بعد سندھ کا ممبئی سے الحاق (3) سدھ میں اردو زبان کی ترقی اور ترویج کے اسباب بنے۔ اس دور میں بیوپاری طبقے کی سندھ کی طرف نقل مکانی ہوئی۔ چونکہ ان کا تعلق ہندوستان کے متعدد شہروں سے تھا اور ان کی مادری زبانیں مختلف ہونے کی وجہ سے ان سب لوگوں نے اردو کو سندھ میں رابطے کی زبان کے طور پر استعمال کیا۔(4)

سندھ میں 1887ء میں پہلا کالج قائم ہوا، جو آج کل ڈی جے سندھ کالج کے نام سے مشہور ہے(5) اس لیے، 1843ء سے 1887ء تک حصولِ تسلیم کے لیے، سندھ کی نئی نسل ممبئی کے متعدد شہروں میں جا کر وقتی طور پر آباد ہوئے، اور اس طرح اہلیانِ سندھ کی نئی نسل کا نصف صدی دیگر زبانوں کے علاوہ اردو زبان سے واسطہ پڑا۔(6)

فرنگی راج کے زمانے میں جن سندھی قلم قبیلے کے قائدین نے سندھ میں اردو کی ترقی اور ترویج کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں، ان میں شمس العلماء مرزا قلیچ بیگ سرفہرست ہے۔

مرزا قلیچ بیگ بن مرزا فریدون بیگ سنہ 1270ھ/1853ء میں حیدرآباد کی نواحی بستی "ٹنڈو ٹھوڑو" میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بستی کے ایک مکتب میں آخوند شفیع محمد سے حاصل کی۔ عربی اور فارسی قاضی احمد متعلوی سے پڑھی۔ کچھ عرصہ اینگلو ورنیکیولر اسکول میں پڑھنے کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول حیدرآباد میں داخل ہوئے۔ وہاں سے بمبئی کے ایلفنسٹن کالج میں حصول تعلیم کے لئے گئے، جہاں پروفیسر مرزا حیرت کی نگرانی اور صحبت میں تحصیل علم کے ساتھ ساتھ تصوف کی لگن بھی پیدا ہو گئی۔ مرزا حیرت کی سفارش پر وہ کالج کے "فیلو" مقرر ہو گئے۔(7)

فارغ التحصیل ہو کر اپنے وطن واپس آئے۔ تحصیلداری (باہر) کا امتحان پاس کرنے کے بعد تحصیلدار ہوئے، سنہ 1909ء میں تیس برس کی ملازمت کے بعد پچپن سال کی عمر میں ڈپٹی کلیکٹری کے عہدے سے پینشن حاصل کی۔(8)

اگرچہ آپ کی زندگی کے تیس سال ملازمت میں گذرے، تاہم علم و ادب سے آپ کو جو شغف تھا وہ کم نہ ہوا۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ تا حیات جاری رہا۔ ان کے علمی اور ادبی خدمات کے صلے میں حکومت برطانیہ نے انہیں 'شمس العلماء' کا خطاب اور "قیصر ہند" کا تمغہ دیا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

مرزا قلیچ بیگ تین سو سے زائد کتابوں کے مصنف مترجم اور مولف ہیں۔

ڈرامہ، ناول، مقالات، تاریخ، لغت، فلسفہ، تعلیم، سائنس، طب، تصوف، سوانح غرضیکہ ہر موضوع پر قلم اٹھایا، اور سندھی میں اکثر علوم پر کتابیں مرتب کر کے تعلیمی ضروریات کو پورا کیا۔

ڈاکٹر غلام علی الانا کے مطابق "وہ سندھی کے پہلے ادیب ہیں جنہوں نے سندھی ادب میں ناول، ڈرامے اور مضامین متعارف کروائے"(9)

مرزا قلیچ بیگ نے متعدد کتابوں کا سندھی کے علاوہ انگریزی میں بھی ترجمہ کیا، جیسے علی کوفی کی سندھ کی تاریخ پر لکھی ہوئی کتاب "چچ نامہ" اور امام غزالی کی کتاب "کیمیائے سعادت" وغیرہ۔انہوں نے انگریزی، فارسی، اردو زبانوں سے متعدد کتابیں سندھی میں ترجمہ کی۔ مرزا قلیچ بیگ کا ناول زینت، جو مسلم خواتین کی تعلیم و تربیت کے موضوع پر شاہکار ناول تسلیم کیا جاتا ہے۔

مرزا قلیچ بیگ کی بے شمار تصانیف اور ترجمے میں سے مندرجہ ذیل کتب نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

"سائو پن ۽ ڪارو پن"(سبز پتہ اور سیاہ پتہ)

"حاجی بابا اصفہانی"(Morier کے ناول کا ترجمہ)1914ء۔

"ایرک" (Farear کے ناول کا ترجمہ)

"جولئن ہوم" (Farear کے ناول کا ترجمہ)

"سندھ باد"(Arabian Knights کا ترجمہ)

"غلامي مان مٿي چڙهو" (B.T Washington کے کتاب کا ترجمہ)

"گلن جی ٹوکری"

"سچی محبت"

"مقالاتِ حکمت"(بیکن کے مضمون کا ترجمہ)(10)

مرزا موصوف نے 3 جولائی 1929ء کو 77 سال کی عمر میں حیدر آباد میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

مرزا قلیچ بیگ کو اوائل عمر سے شاعری کا شوق تھا۔'قلیچ' تخلص کرتے تھے اور فارسی، سندھی، سرائیکی میں تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔ ترکی میں بھی اشعار کہے۔

مرزا قلیچ بیگ کی شاعری کی کتابوں میں "دیوان قلیچ"، "سوداء خیام"، "موتين جي دبلي"، "املھ ماڻڪ"، "رباعیات عمرِ خیام"، "کشف الاعجاز" اور "چندہار" قابل ذکر ہیں۔وہ سندھ کے واحد سندھی شاعر تھے، جنہوں نے عمر خیام کی شاعری کا منظوم ترجمہ کیا۔

مرزا قلیچ بیگ کی شاعری میں غزل، رباعی، مخمس، مسدس، غرض کہ ہر قسم کی اصنافِ سخن موجود ہیں۔ان کی شاعری سلاست اور روانی کا شاہکار ہے۔ موضوعات کے حوالے سے ان کی شاعری میں سیاسی، سماجی، مذہبی اور عشقیہ شاعری ملتی ہے۔(11)

مرزا قلیچ بیگ لسانی رواداری کا مبلغ تھا۔ وہ متعدد زبانوں پر مہارت رکھتے تھے۔انہوں نے اردو زبان کی ہمہ گیری، عام مقبولیت اور وسعت پذیری کو محسوس کیا، اور جب برصغیر میں "ہندی۔ اردو تنازعہ" عروج پر پہنچا تو مرزا قلیچ بیگ نے اردو کے حق میں آواز بلند کی اور انہوں نے سندھ میں اردو کو "رابطے کی زبان" کی حیثیت میں مانوس کرانے کی علمی اور قلمی کاوشیں کیں۔

مرزا قلیچ بیگ نے اردو زبان اور علم وادب میں نثر خواہ نظم میں مثالی خدمات سرانجام دیں۔لیکن چونکہ اس دور کی تقاضا یہ تھی کہ سندھی زبان میں زیادہ سے زیادہ کتابیں شایع کی جائیں، اس لیے مرزا قلیچ بیگ نے اردو زبان میں جتنی کتابیں لکھیں، ان میں سے بیشتر ابھی تک قلم نسخوں کی صورت میں موجود ہیں۔ایسے مسودوں میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:

1۔خصائص القرآن: مرزا قلیچ بیگ نے یہ کتاب 1921ء میں لکھی، جو سات ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

"مدت سے قرآن پڑھنے کے وقت اکثر میری نظر میں خاص چیزیں نظر آتی رہیں، اور ان پر میں نشان کرتا گیا۔ پھر آخر میں ان سب کو اس کتاب میں جمع کیا اور ان کی تقسیم سات بابوں میں کی گئی ہے۔ ہر ایک باب میں ایک قسم کی خصائص دی گئی ہیں۔ اول ایک جزو یا سیپارہ پورا کر کے پھر دوسرا لیا ہے۔ اس طرح سارے قران کی خصائص آگئی ہیں۔ یعنی وہ ہی ایک چیز دوسرے جزوں میں بھی آئی ہیں"(12)

اس کتاب کے ساتوں بابوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

باب اول: اعراب و حروف وصور تخطی

باب دوم: الفاظ یکساں

باب سوم: صنائع

باب چہارم: یک اصل الفاظ، افعال اور اسماء

باب پنجم: الفاظ تضاد

باب ششم: الفاظ با معنی خاص

باب ہفتم: آیات یا پارہ آیات

2۔خورشید: یہ ایک تاریخی ڈرامہ ہے جس میں مقفیٰ و مسجع نثر استعمال کی گئی ہے۔ڈرامہ اٹھارہ کرداروں پر مشتمل ہے اور اس میں اردو نظمیں بھی دی گئی ہیں۔(13)

3۔لیل و نہار: یہ بھی ایک تاریخی ڈرامہ ہے۔ مسودہ 154 صفحات پر مشتمل ہے اس ڈرامے میں امیروں کے رہن سہن اور ماحول کی عکاسی کی گئی ہے۔(14)

4۔ابکار الافکار: یہ کتاب مرزا قلیچ بیگ 1906ء میں تالیف کی، جو 137 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں مختلف دیوانوں میں سے اشعار منتخب کر کے اپنی تالیف شدہ کتاب میں شامل کئے ہیں۔ان دیوانوں میں سے آبِ حیات، صبح گلشن، دیوان شاہجہاں بیگم اور دیوانِ داغ قابل ذکر ہیں۔ مسودے کے آخر میں "نزہت المجالس" کے اقتباسات کا اردو میں ترجمہ بھی دیا ہے۔ نزہت المجالس اصل میں عربی میں لکھی ہوئی کتاب ہے۔(15)

علاوہ ازیں مرزا قلیچ بیگ نے قرآن فہمی کے حوالے سے "حقائق القرآن"، "مراۃ القرآن" اور "تواریخ القدس" کتابیں بھی اردو میں لکھی، اور یہ مسودے ان کے خاندان میں آج تک محفوظ ہیں۔

مرزا قلیچ بیگ سندھ کے نامور اور مانے ہوئے دانشور، عالم اور لکھاری تھے۔ انہوں نے بہت سے ادبی سیمیناروں اور کانفرنسوں میں اردو میں لیکچر دیے یا صدارتی خطبے دیے۔ ان کی وہ تقاریر مرزا قلیچ بیگ کی اردو۔دانی کی گواہی دیتی ہیں۔

مرزا قلیچ بگ اردو زبان پر جو عبور رکھتے تھے، اس کا اندازہ اس تقریر سے لگایا جا سکتا ہے، جو آپ نے 1918ء میں کراچی میں منعقد "اردو کانفرنس" کے موقع پر بحیثیت صدرِ مجلس کی تھی۔

اس حوالے سے تقریر کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

"ہندوستان کی دوسری زبانوں میں سے کسی کو ایسا شرف حاصل ہوا ہے کہ مرحومہ قیصرہ ہند رانی وکٹوریہ ادھر آنے کے سوا ہی اُدھر اردو لکھنا پڑھنا اور بات کرنا سیکھیں؟ اس سے ہی زبان کی ہر دلعزیزی اور ضرورت محسوس ہوتی ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ رواجی اردو زبان عام گفتگو کے واسطے بہت زبانوں سے آسان ہے۔

سترہویں عیسوی صدی کی شروع میں شاہجہان کا دور تھا۔ بادشاہ لاہور اور اکبر آباد دونوں کو چھوڑ کر پرانی دلی کے آس پاس آکر رہے اور نئی دلی شاہجہان آباد کے نام سے بسائی اور وہ شہر دار الخلافہ ہوا۔ لشکر گاہ بھی ادھر ہوا۔ عالم و فاضل تجار مختلف قوموں اور ملکوں سے آکر رہنے لگے۔ الگ الگ بولیاں ایک ہی شہر میں مستعمل ہونے لگیں، اس طرح اردو پیدا ہوئی۔ اردو کہتے ہیں لشکر کے بازار کو، اور اردو بولی گویا بازاری زبان ہو گئی۔ اس کا جنم تو پہلے ہی غوریوں کے زمانے میں ہوا تھا، لیکن چار سو برس بعد رنگ بدل بدل کر اب بلوغت کو پہنچی"۔

انیسویں عیسوی صدی کے نصف کے قریب یعنی 1835ء میں اردو بازاری سے درباری زبان ہو گئی اور سرکاری دفاتر میں فارسی کی جگہ قائم ہو گئی اور دلی میں پہلا اردو اخبار جاری ہوا۔

اردو کی حفاظت اور ترقی دوسری قوموں پر نہیں تو بھی مسلمانوں پر خاص فرض ہے۔اسلامی حکومت، دولت، علمیت، حکمت وغیرہ جو ہندوستان میں تھی وہ گردش زمانہ کی نذر ہوگئی اور آج کل دوسری قومیں اس سے زیادہ ترقی کر گئی ہیں۔ان قدیمی عظمت کی فقط دو نشانیاں باقی رہ گئی ہیں۔ایک تو قدیمی عمارتیں اور دوسری قدیمی زبان اردو"(16)

مرزا قلیچ بیگ اپنے دور کے بڑے جید عالم تھے۔ان کا مطالعہ وسیع تھا اور ان کی مادری زبان سندھی کے علاوہ دیگر زبانوں، مثلاً عربی، فارسی، اردو اور انگریزی پر عبور حاصل تھا۔بے شک وہ "شمس العلماء" کے لقب کا حقدار تھا اور انگریز سرکار نے اسے اس خطاب سے نوازا۔

مرزا قلیچ بیگ نے اردو میں کمال کی شاعری کی ہے، جس کا مقدار اور معیار آج کے بہت سے اردو شعراء سے بلند ہے۔آپ کی اردو شاعری پر بہت سے ناقدین نے روشنی ڈالی ہے۔

مشہور نقاد ارشاعر منیر سولنگی، مرزا قلیچ بیگ کی اردو شاعری پر قمطراز ہیں کہ :

"مرزا صاحب کے سندھی کام کو چھوڑ کر اگر ہم اس کی اردو شاعری پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اردو زبان کے نامور شعراء کرام یاد آجاتے ہیں"۔

مرزا صاحب اپنے اردو کلام میں ایک جگہ محبوب کی طرف سے زلفوں کو اپنے رخ پر ڈالنے، عاشق صادق کے رقیبوں سے سازگار ہونے، اور دیگر ناز و انداز کا ذکر اپنی شاعری میں یوں کرتے ہیں:

دیدہ مست اٹھایا نہ کرو،
فتنہ خفت جگایا نہ کرو،
خون ہوتا ہے جگر عاشق کا
لب کو لالی تو لگایا نہ کرو۔۔۔الخ

دوسری غزل میں اپنے محبوب کی جدائی میں بے تاب ہو کر درگاہِ خداوند میں یوں التماس کرتے ہیں کہ :

یارب میرا وہ یار یگانا کب آویگا؟
پھر عیش خوشی کا زمانہ کب آویگا؟

مرزا قلیچ بیگ اپنے مجازی عشق سے پردہ اٹھاتے ہوئے، اپنے مطلوب سے یوں مخاطب ہوتا ہے:

لعل رخا سمن برا سروقہ ! تم کون؟
سنگدلا ستم گرا ماہ وشا! تم کون؟
دیکھتے ہی تجھے میرا عقل و حواس اڑ گیا
صبر و قرار دین و دل جھلے گیا تم کون
تیغ نگہ سے اے سجن ! تم نے کیا قتل
حور پری ہے یا ملکہ ؟ سچ بتا تم کون؟ (17)

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ اپنی کتاب "سندھی۔اردو شاعری" میں مرزا قلیچ بیگ کی اردو شاعری کے متعلق لکھتے ہیں کہ :

"مرزا قلیچ بیگ کو اوائل عمر سے شاعری کا شوق تھا۔قلیچ تخلص کرتے تھے۔اور فارسی، سندھی، سرائیکی میں تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ترکی میں بھی اشعار کہے، ان کی تالیف "سودائے خام" میں ان کا اردو کلام کافی موجود ہے"۔ (18)

وہ مرزا قلیچ بیگ کو اردو کا باکمال اور بلند پائے کا شاعر تسلیم کرتے ہوئے، ان کے اردو شاعری کا انتخاب بھی دیتے ہیں۔مثلاً:

فریاد فلک پر ہے تیری تیغ نظر سے،
رنجور ہے نرگس تیری چشموں کے اثر سے،
یاقوت خجل تیرے لبِ لعل کے آگے،
دل خون ہے لالہ کا ہما داغ کے آگے،

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

واری ہوں میں سو جان سے ہر قدم پر،
آتا ہے نکل ماہ منور جبھی گھر سے،
جب دیکھتا ہوں عارضِ روشن ترا جانی،
یاد آتا ہے اک پل میں مجھے شمس قمر سے
اے شوخ مرے قتل کے شائق ہو تو آؤ
راحت مجھے آئیگی تیرے تیغ و تبر سے
دل سے نہ مٹاؤں گا کبھی تیری محبت
شمشیر دو سر جائے نکل گر میرے سر سے
راضی ہے صنم میرا "قلیچ" اس غزل پر
کمتر نہیں قیمت میں کبھی در و گھر سے۔(19)

نامور محقق اور نقاد ڈاکٹر در محمد پٹھان مرزا قلیچ بیگ کی اردو شاعری کے متعلق رقمطراز ہیں کہ: " سچل سرمست کے بعد مرزا قلیچ بیگ وہ شاعر ہے، جنھوں نے متعدد زبانوں میں شاعری کی۔ان کی اردو شاعری ہر وجہ سے اردو کے کسی قادر الکلام شاعر کی شاعری سے کم نہیں ہے۔ بلند خیالی، سلاست، جدت اور ندرت ان کی اردو شاعری کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ بقول ڈاکٹر پٹھان، مرزا قلیچ بیگ بامقصد شاعری کرنے میں کمال کی حیثیت رکھتے ہیں۔اس کے بعد نقاد مرزا قلیچ بیگ کی مندرجہ ذیل شاعری کی مثال پیش کرتے ہیں:

ہیں ہم صوفی سب کو بلاتے رہیں گے،
اور ایک دوسرے سے ملاتے رہیں گے۔
اخوت دکھائیں گے اور آدمیت،
صفت صلح کل کی بھی گاتے رہیں گے۔
رہیں گے جس قوم و ملت میں اس میں،
صداقت کا ڈنکا بجاتے رہیں گے۔
کبھی بت کدہ میں کبھی میکدہ میں،
مغوں کو کھلاتے پلاتے رہیں گے۔
نہ پائیں گے گر دیر و مسجد میں جانی،
تو ہم در کا حلقہ ہلاتے رہیں گے۔
"قلیچ" ایسے ہمدم ملیں گر تو ان کو،
تصوف کے نکتے سناتے رہیں گے۔(20)

مشہور و معرف لکھاری کریم بخش خالد مرزا قلیچ بیگ کی اردو شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"مرزا صاحب کی شاعری کے مضامین میں عام طور پر اس وقت کے مروج موضوعات ہیں، لیکن ان میں تصوف کا رنگ بھرا ہوا ہے۔ بعض غزلیں اس وقت کے معاشرتی ماحول کی عکاسی کرتی ہیں۔ مرزا صاحب کے اردو کلام کا مجموعہ اب تک شایع نہیں ہوا اور نہ ہی وہ کلام کسی علیحدہ مسودے کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے"۔ (21)

مرزا قلیچ بیگ نے متعدد زبانوں پر عبور رکھنے کے باوجود اردو شاعری میں ان زبانوں کے لفظی ذخیروں سے گریز کرتے ہوئے، بڑی سلاست اور جدت سے اردو شاعری میں طبع آزمائی کی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے ان کی مندرجہ ذیل غزل:

تیرے عشق کو میں سدا چاہتا ہوں،

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

محبت تیری جابجاچاہتاہوں۔

نہ شاہی وزیری سے مطلب ہے میرا،

تیرے در پہ ہوناگداچاہتاہوں۔

نسیم بہشتی نہ بھاتی ہے دل کو،

میں تیری گلی کی ہواچاہتاہوں۔

تیرے ہجر میں عمر گذری ہے ساری،

ذراساتھ تیرے ملاچاہتاہوں۔

مجھے آتی لذت نہ جینے میں جانی،

تیری درد غم میں مواچاہتاہوں۔

خداسے تیری خیر کاہوں میں سائل،

فقط سر پہ اپنے بلاچاہتاہوں۔

"قلیچ"اس جہاں میں غرض ہے نہ کسی سے،

خداچاہتاہوں خداچاہتاہوں۔(22)

اردو میں مرزاقلیچ بیگ غزلوں کے علاوہ بہت سی رباعیات بھی لکھی ہیں، مثال ملاحظہ فرمائیں:

جوفیض کاجگ کے علم پڑھتاجاتا

دنیامیں عروج پروہ چڑھتاجاتا

سکھ خلق کاچاہو، دیکھوتم بڑکاجھاڑ

ہوتاہے بڑااور بھی بڑھتاجاتا۔ (23)

حوالہ جات:

1۔بلوچ، نبی بخش خان،"سندھ میں اردو شاعری"،(لاہور: مجلس ترقی ادب، 1978ء)،ص، 11۔

2۔شاہدہ بیگم:"سندھ میں اردو"،(کراچی:اردواکیڈمی،1980ء)،ص107۔

Letter No. 3462, dated: 15th September 1847, from Government of Bombay to Mr. Pringle.۔3

4۔پٹھان، درمحمد ڈاکٹر:"سندھی زبان کی ترقی میں کراچی کاحصہ"، مقالہ برائےPh.D،(جام شورو: انسٹی ٹیوٹ آف سندھالاجی،1979ء)،ص47۔

5۔کالج انتظامیہ،"ڈی۔جے کالج سلور جوبلی"،(کراچی:ایجوکیشنل پرنٹنگ پریس،1937ء)،ص5۔

6۔آڈوانی، مہرچند بھیرومل:"سندھ جے ہندن جی تاریخ"(سندھ کے ہندوؤں کی تاریخ کراچی،1946ء)،ص30۔

7۔ خلیل،ڈاکٹرابراہیم،"قربِ قلیچ"،(کراچی: آر۔ایچ احمد اینڈ سنز،1963ء)،ص20۔

8۔ایضاً،ص25۔

9۔الانا،ڈاکٹرغلام علی،"سنڌي نثر جي تاريخ"،(حیدرآباد:زیب پبلی کیشن، 1981ء)ص77

10۔پٹھان،ڈاکٹردرمحمد،"جو ڪيو مطالعو مون"،(حیدرآباد: سنگیتاپبلی کیشن، حیدرآباد،1982)،ص35

11۔ملاح مختیاراحمد"سنڌي ادب جو جديد مطالعو"،(کراچی:کاٹھیاواڑاسٹور،2014ء)،ص259۔

"Annoted Bibliography of Mirza Kalich Beg Collection", compiled by the Gul Hayat Institute Khair ۔12 Muhammad Arija, 1999, P.15.

Ibid, P.50۔13

Ibid. P.48۔14

Ibid, P.22۔15

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

16۔ماہنامہ "اظہار"،(کراچی، محکمہ اطلاعات،سندھ،جولائی،اگست 1984ء)،ص25۔

17۔منیر سولنگی:"مرزا قلیچ بیگ کا اردو کلام"،ماہنامہ "نئی زندگی"،(کراچی: سندھ اطلاعات،جولائی1959ء)،ص6۔

18۔بلوچ،ڈاکٹر نبی بخش خان: سندھی،اردو شاعری(حیدر آباد،زیب ادبی مرکز)،1970،ص240۔

19۔ایضاً،ص244۔

20۔پٹھان،ڈاکٹر در محمد:"مرزا قلیچ کی اردو شاعری"،ماہنامہ "ادیوں"،(کراچی: جولائی،1986ء)،ص17۔

21۔خالد،کریم بخش:"مرزا قلیچ بیگ کی اردو شاعری"،مقالہ،ماہنامہ "اظہار"،کراچی: جولائی، 1981ء)،ص29۔

22۔بلوچ،ڈاکٹر نبی بخش خان: سندھی۔اردو شاعری،(حیدر آباد،زیب ادبی مرکز،1970ء)،ص242۔

23۔ایضاً،ص247۔